تألیف مولانا سید مہدی بن نجف علی الحسینی الرضوی العظیم آبادی

تذکرۂ سید المفسرین آیۃ اللّٰہ سید علی ابن سید غفران مآبؒ

مترجم: محمد صادق خانصاحب جونپوری

قسط۔۱۰

از جناب مستطاب مجتهد العصر والزمانی دام ظله بیک سال وچند ماه کوچکتر بود۔ ولادت باسعادتش در بلده لکهنؤ در روز هیجدهم ماه شوال سنه یک هزار ودو صد هجری واقع شد۔ در فضل وتقدس یکتای زمان بود ودر اکثر علوم مهارت عظیم داشته وهمیشه مصروف مواعظ وهدایت خلایق واقامت جمعه وجماعت بوده۔ وعظ آن جناب که در غایت خوش بیانی بود تاثیری عظیم در قلوب مردم داشت۔ جمال کمال از ناصیه منوره اش تابان بود ولمعه تقوی ومروت از جبین مقدسش درخشان در محاسن اخلاق ومحامد صفات واعانت محتاجان واکرام مؤمنان واکثر فضائل شهره آفاق بوده، خصوصاً در علم قرأت وتجوید نظیر خود نداشت۔ حقیر کثیر التقصیر بارها در حال نماز وغیر نماز باستماع قران از زبان درّبیان آن جناب مشرف شده احدی از قرای زمان را در جودت قرأت آن جناب نیافته۔ بشری ملکی صورت وعالمی قدسی سیرت بود۔ جود وسخاوت وصلاح ومروت مرتبه عالی داشت۔

(سید المفسرین آیۃ اللہ سید علی) جناب مستطاب مجتہد العصر والزمان (سید محمد) دام ظلہ العالی سے ایک سال چند ماہ چھوٹے تھے۔ جناب کی ولادت باسعادت اٹھارویں شوال سنہ ۱۲۰۰ھ۔ کو شہر لکھنؤ میں ہوئی۔

فضل وتقدس میں یکتائے زمانہ اور اکثر علوم میں عظیم مہارت رکھتے تھے۔ ہمیشہ وعظ، لوگوں کی ہدایت اور اقامت نماز جمعہ و جماعت میں مشغول رہتے تھے۔ جناب کا وعظ نہایت خوش بیانی سے ہوتا تھا اور لوگوں کے دلوں میں بہت اثر کرتا تھا۔ جمال کمال ان کی پیشانی پر چمکتا تھا اور تقویٰ و مروت کی شعاعیں جبین مقدس سے ساطع ہوتی تھیں۔ محاسن اخلاق، محامد صفات، محتاجوں کی اعانت، مومنین کی خاطر مدارات اور دیگر فضائل میں شہرہ آفاق تھے۔ خاص کر کے علم قرائت وتجوید میں بے نظیر تھے۔ حقیر کثیر التقصیر نے بارہا نماز اور غیر نماز کی حالت میں، جناب کی دُربار زبان سے قرآن سننے کا شرف حاصل کیا ہے۔ زمانے کے قراء نے جودت میں جناب کی طرح قرائت نہیں پائی ہے۔ فرشتہ صورت بشر اور قدسی سیرت عالم تھے۔ جود وصلاح ومروت میں بلند مقام رکھتے تھے۔

سنہ ۱۲۴۵ ہجری میں ہندوستان سے سفر کیا اور

در سنه یکهزار ودو صد وچهل وپنج هجری از زمین هندوستان سفر کرده بکربلای معلی رسیده بشرف زیارت خامس آل عبا علیه التّحیة والثّنا مشرف شد وعلمای آنجا تعظیم واکرام آن جناب آوردند خصوصاً فاضل سید کاظم رشتی که ذکرش در احوال جناب سید مهدی بن سید علیطباطبائی گذشت، بسیار در رعایت تعظیم آن جنابکوشید چون هنوز نزاعی که درمیان فاضل مذکور وعلمای آن دیار بوقوع رسید در آن زمان شایع نشده بود آن جناب بر کیفیت واقعه مطلع نبود بمشاهده محاسن اخلاق او حسن ظنی با او بهم رسید لیکن اطلاعی بر تفاصیل اقوال مخترعه اش واشتراکی دران نداشت وفاضل مذکور کمال ذاتی آن جناب را دریافته اجازه مشتمل بر مدایح وفضائل آن جناب نوشته بان جناب داد۔ بالجمله آن جناب در سنه یکهزار ودو صد وچهل وشش هجری باز مراجعت باین دیار فرمود وپیوسته مصروف وعظ وهدایت ناس وتدریس وتصنیف بود۔ آن جناب را در آن سفر مباحثات ومناظرات عظیمه بامخالفین واقع شد واز جمله تصانیف آن جناب رساله در مبحث فدک ودو رساله در باب متعه ورساله در علم قرأت ورساله در رد اقوال اخباریین ورساله در جواز تعزیه داری حضرت سید الشهداء خامس آل عبا علیه التحیة والثنا است۔

ودر اوایل حال تفسیر چندین جزء قرآن

کربلائے معلیٰ پہنچے اور خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ وہاں کے علماء نے جناب کی تعظیم وتکریم کی۔ خصوصاً فاضل سید کاظم رشتی جن کا ذکر جناب سید مہدی بن سید علی طباطبائی کے سوانح میں کیا گیا ہے، جناب کی تعظیم واحترام کی بہت کوشش کی۔ چونکہ اس زمانے میں ابھی وہ اختلاف جو فاضل موصوف اور وہاں کے دیگر علماء میں تھا مشہور نہیں ہوا تھا اور جناب کو کیفیت واقعہ کی خبر نہیں تھی، اس لئے فاضل موصوف کی خوش خلقی اور اخلاق کو مشاہدہ کر کے ان کی نسبت سے حسن ظن پیدا ہوگیا۔ لیکن جناب کو ان کے خودساختہ اقوال کی کوئی اطلاع نہیں تھی اور اس میں شریک نہیں تھے۔

فاضل موصوف نے جنابؒ کے ذاتی کمال کو پہچان لیا اور ان جناب کے مدائح وفضائل پر مشتمل ایک اجازہ تحریر کر کے ان کو دیا۔ خلاصہ یہ کہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری کو وطن واپس آئے اور ہمیشہ وعظ، لوگوں کی ہدایت اور تدریس وتصنیف میں مشغول تھے۔ اس سفر میں جناب نے مخالفین سے بڑے بڑے مناظرے اور مباحثے کئے۔

جنابؒ کے تصانیف میں بحث فدک میں ایک رسالہ، باب متعہ پر دو رسالہ، علم قرائت میں ایک رسالہ، اخباریین کے اقوال کی رد میں ایک رسالہ، خامس آل عبا حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا کی تعزیہ داری کے جائز ہونے کے سلسلے میں ایک رسالہ ہے۔

شروع شروع میں قرآن کے چند جزء کی اردو

بزبان هندی بمعرض تالیف درآورده بود که موسوم بتوضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید است لیکن بسبب بعض عوایق زمان نوبت اتمام آن نرسیده بود تا آنکه در عهد سلطنت بادشاه فردوس منزل معین الدین محمد علی شاه طاب ثراه در سنه یکهزار و دو صد و پنجاه و سه هجری بفرمایش بادشاه ثریا جاه جنت مکان مصلح الدین محمد امجد علی شاه اعلی اللہ درجاته فی فرادیس الجنان که در آن وقت ولی عهد بادشاه خلد منزل بود متوجه تکمیل تفسیر مذکور شد و نظر بتفهیم عوام بنای آن سهولت معانی و سلاست عبارت گذاشته آنرا در دو مجلد صحیح باتمام رسانید لیکن بسبب وفور اشتیاقی که تجدید سفر زیارت داشت تعجیل کثیر در اتمام تفسیر نموده بلکه سبب استعجال عزم آن سفر که در حقیقت سفر آخرت بود و در بعض مقامات تفسیر مذکور نوبت بنظر ثانی نرسید باینهمه مملو از نکات لطیفه و افادات منیفه است و در اکثر مواضع آن احتجاجات عظیمه بر مخالفین فرموده است و التزام صنعتی عجیب در آن نموده که زبر وبینات آیات قرآنی را در فضائل و مناقب اهلبیت طاهرین علیہم السلام و قبائح و مثالب خلفای غاصبین بیان فرموده۔ بالجمله آن جناب بعد از اتمام تفسیر استعجال وتصمیم درعزم سفر زیارت عتبات عالیات ائمه انام علیهم الصلوة والسلام فرمود و باجمعی کثیر از رفقا در اوایل سنه یکهزار و دو صد پنجاه و شش هجری ازین دیار سفر فرمود

(ہندوستانی) میں تفسیر تحریر فرمائی تھی جس کا نام ''التوضیح المجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید'' ہے۔ لیکن بعض مشکلات کی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پائی تھی۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۲۵۳ھ۔ اور بادشاہ فردوس منزل معین الدین محمد علی شاہ طاب ثراہ کے عہد سلطنت میں، بادشاہ ثریا جاہ جنت مکان مصلح الدین محمد امجد علی شاہ اعلیٰ درجاتہ فی فرادیس الجنان جو اس وقت بادشاہ خلد منزل کے ولی عہد تھے، کی فرمائش پر مذکورہ تفسیر کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور عوام کو سمجھانے کی غرض سے کتاب کی بنیاد کو آسان معنی اور سلیس عبارت پر رکھا اور دو جلدوں میں تمام کیا۔ لیکن تجدید سفر زیارت کے شوق کے وفور کے باعث، تفسیر کے مکمل کرنے میں عجلت سے کام لیا، بلکہ اس سفر پر جانے کی جلدی میں جو حقیقت میں سفر آخرت تھا، مذکورہ تفسیر کے بعض مقامات پر نظر ثانی کرنے کی نوبت نہیں آئی اس کے باوجود یہ تفسیر نکات لطیفہ و افادات منیفہ سے پر ہے اور اکثر مواضع پر مخالفین پر عظیم احتجاج کیا ہے اور اس میں عجیب صنعتی التزام رکھا ہے۔ یعنی صنعت زبر و بینۂ آیات قرآنی کو فضائل و مناقب اہلبیت طاہرینؑ اور خلفائے غاصبین کی برائیوں کے لئے بیان کیا ہے۔

خلاصہ، تفسیر کے اتمام کے بعد، ائمہ انام علیہم السلام کے عتبات عالیات کی زیارت کے سلسلے میں جلدی کر کے جناب نے اپنے بہت سارے دوستوں کے ساتھ سنہ ۱۲۵۶ ہجری کے اوائل میں دوبارہ یہاں سے سفر کیا۔

وتفسیر مذکور در همان اوان بامر بادشاه ثریا جاه جنت مکان طاب ثراه بقالب طبع رسید و میان مؤمنین شایع شد و آن جناب را بسبب حوادث زمان و عوایق دوران مدتهای دراز بکمال صعوبت

در راه گذشت واز جهت کثرت رفیقان وعدم مساعدت زمانه وزیادت مصارف راه ووقوع انواع آلام واسقام نوبت رسیدن بمنزل مقصود بحسب ظاهر دشوار مینمود تاانکه بعد قطع منازل ونقل وتحویل از شهری بشهری وطی مراحل خوفناک در خراسان رسیده در مشهد مقدس بزیارت حضرت امام همام مولی الانام علی بن موسی الرضا علیه السلام مشرف گردید وهم چنین ازان جا بعزم زیارت ائمه عراق صلوات الله علیهم تحمل صعوبتهای سفر دور دراز نموده از راه تائید ربّانی که ثمره صدق نیت آنجناب بود باسایر رفیقان در کربلای معلی رسیده شرفیاب زیارت روضۂ مقدسه حضرت خامس آل عبا علیه الصلوة والتحیة والثنا فائز گردید وبعد از رسیدن بمدتی قلیل درهمانجای اقدس برطبق تمنای قلبی که از مدّتی داشت بتاریخ هجدهم ماه رمضان سنه یکهزار ودو صد وپنجاه ونه هجری برحمت جاودانی پیوست۔ مدت عمر شریفش پنجاه وهشت سال ویازده ماه بود قبر شریفش درآن مکان ملائک آشیان در پهلوی قبر جناب سید محمد بن سید علی طباطبائی واقع است۔ رحمه الله ورضوانه علیه وعلیهم اجمعین۔ از جمله تلامذه آن جناب فرزند ارجمند آنجناب سید کلب حسین سلمه الله که در مکارم اخلاق یگانه آفاق است۔

مذکورہ تفسیر اسی زمانے میں بادشاہ ثریا جاہ، جنت مکان طاب ثراہ کے حکم سے چھپی اور مومنین کے بیچ تقسیم کی گئی۔ جناب پر حوادث زمانہ اور عوائق دوران کی وجہ سے،ایک لمبے عرصے تک سفر کا زمانہ نہایت صعوبت میں گذرا۔ دوستوں کی کثرت، زمانے کی عدم مساعدت، اخراجات کی زیادتی اورطرح طرح کے آلام ومصائب کے باعث ظاہراً منزل مقصود تک پہنچنا مشکل لگ رہا تھا۔

یہاں تک کہ منزلوں کو طے کرتے ہوئے، ایک شہر سے دوسرے شہر تک نقل مکان کرتے ہوئے اور خوفناک مرحلوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے خراسان پہونچے اور مشہد مقدس میں امام ہمام،مولی الانام علی بن موسیٰ الرضا- کی زیارت سے شرفیاب ہوئے اوراسی طرح وہاں سے ائمہ عراق صلوات اللہ علیہم کی زیارت کے ارادے سے دور دراز کے سفر کی سختیوں کو برداشت کیا اور تائید ربّانی کے ذریعے جوان کی صدق نیت کا پھل تھا دیگر رفقا کے ہمراہ کربلائے معلیٰ پہنچے اور روضہ مقدسہ خامس آل عبا علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثنا کی زیارت سے سرفراز ہوئے۔

وہاں پہنچنے کے تھوڑے عرصے بعد اپنی دلی خواہش کے مطابق اسی مکان اقدس میں اٹھارویں رمضان کو سنہ ۱۲۵۹ھ میں رحمت جاودانی سے جاملے۔ان کی عمر شریف ۵۸ سال اور گیارہ مہینے تھی۔ جناب کی قبر شریف اسی ملائک آشیان مکان میں جناب سید محمد بن سید علی طباطبائی کی قبر کے پہلو میں واقع ہے۔رحمہ اللہ ورضوانہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ جناب کے تلامذہ میں سے ان کے فرزند ارجمند جناب (مولانا) سید کلب حسین سلمہ اللہ ہیں جو مکارم اخلاق میں یگانہ دہر ہیں۔ **(جاری)**